

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
ایک شخص نے بھول کر یہ قسم کھائی۔۔۔ بھولنے کی وجہ یہ ہے کہ ابھی اس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی۔۔۔ مجھ پر طلاق اگر میں لگے سال یہ سودانہ خریدوں۔۔۔ اس صورت میں اگر وہ لگے سال سودانہ خریدے تو کیا واقعی اس کی بیوی کو طلاق ہو جائے گی؟ نہ خریدنے کی صورت میں اس پر کیا کفارہ ہوگا؟ یا درہے اس طرح طلاق وغیرہ کے ساتھ قسم کھانا اس کی ہرگز عادت نہیں ہے اور اب اس نے اللہ تعالیٰ سے استغفار بھی کر لیا ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!  
الحمد للہ، والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس قسم کے کلام کے بارے میں خانہ کی نیت کے لحاظ سے حکم مختلف ہوتا ہے، اگر اس سے اس کا مقصود اس سودے کے خریدنے پر اپنے آپ کو رغبت دینا اور انجیت کرنا ہے اور سودانہ خریدنے کی صورت میں اپنی بیوی سے علیحدگی اختیار کرنا مقصود نہ ہو تو اہل علم کے صحیح قول کے مطابق یہ طلاق قسم کے حکم میں ہوگی اور اسے قسم ہی کا کفارہ دینا ہوگا جو کہ دس مسکینوں کو نصف صاع ہر مسکین کے حساب سے کھجور یا جو اس علاقے کی خوراک ہو، کھلانا اور نصف صاع کی مقدار تقریباً ڈیڑھ کلو ہے لہذا اگر وہ دس مسکینوں کو اس حساب سے صبح یا شام کا کھانا کھلا دے یا انہیں ایسا لباس پہنا دے جس میں نماز جائز ہو تو یہ اس کا کفارہ ہو جائے گا۔

اگر چیز نہ خریدنے کی صورت میں اس کا مقصود طلاق ہی ہے تو اس سے طلاق واقع ہو جائے گی اور اگر اس نے واقعی وہی الفاظ استعمال کئے ہیں جو سوال میں مذکور ہیں تو اس سے ایک طلاق واقع ہو جائے گی لیکن مرد مومن کو چاہئے کہ اس طرح کے الفاظ کے استعمال سے اجتناب کرے کیونکہ بہت سے اہل علم کے نزدیک اس طرح کے الفاظ استعمال کرنے سے مطلقاً طلاق واقع ہو جاتی ہے خواہ مقصود کچھ بھی ہو اور نبی کریم ﷺ کا بھی ارشاد ہے کہ "جو شخص شبہات سے بچ گیا اس نے اپنے دین و عزت کو بچا لیا" (متفق علیہ)

حدا عنہ عنہی واللہ اعلم بالصواب

## مقالات و فتاویٰ

ص 343

محدث فتویٰ